سلسلہ نمبر: ۲

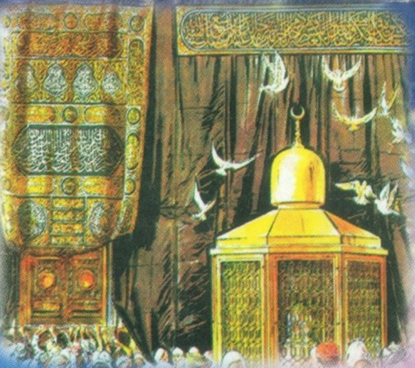

حج کے فضائل ومسائل

حضرت مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مہتمم: جامعہ بنوریہ سائٹ، کراچی

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

سائٹ کراچی، پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن حج ہے تمام مسلمانوں پر اس کی فرضیت کا عقیدہ رکھنا لازم ہے اور اس کا انکار کفر ہے، البتہ حج عمر بھر میں ایک بار صرف صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔

حج کے فضائل اور اسکے احکام میں قرآن پاک کی بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں اور احادیث تو لاتعداد وارد ہوئی ہے۔

حج اور آیات قرآنیہ

(۱) وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

(آل عمران آیت نمبر ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا کا اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راستے چلنے کی۔

(۲) اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ

(بقرہ: ۱۹۷)

ترجمہ: حج کا وقت چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں، سو جس شخص نے ان میں حج کو اپنے ذمہ لازم کرلیا تو حج میں نہ کوئی فحش بات (کی اجازت) ہے نہ فسوق

(کی اجازت) ہے نہ کسی قسم کا جھگڑا (کی اجازت) ہے اور جو بھی کوئی نیک کام کروگے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔

(۳) وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ۙ لِّیَشۡہَدُوۡا مَنَافِعَ لَہُمۡ

(سورۃ الحج آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، وہ تمہارے پاس پیدل چل کر اور دُبلی اونٹنیوں پر آئیں گے یہ اونٹیاں دور دراز راستوں سے آئیں گی۔ تاکہ لوگ اپنے منافع کے لئے حاضر ہوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی بارگا میں عرض کیا کہ تعمیر سے فراغت ہوچکی ہے اس پر اللہ جَلَّ شانہٗ کی طرف سے حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو، جسکا اس آیت شریف میں ذکر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یااللہ میری آواز کس طرح پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آواز کا پہنچانا ہمارے ذمے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمادیا جس کو آسمان و زمین کے درمیان ہر چیز نے سنا۔ آج اس بات میں کوئی اشکال نہیں رہا ایک ملک سے دوسرے ملک میں آواز پہنچ رہی ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے اس آواز کو ہر شخص نے سنا اور لبیک کہا جسکے معنی ہے میں حاضر ہوں۔ یہی وہ لبیک ہے جس کو حاجی احرام کے بعد شروع کرتا ہے۔ جس شخص کی قسمت میں

اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت لکھی تھی وہ اس آواز سے بہر مند ہوا اور لبیک کہا۔

(اتحاف)

دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے بھی خواہ وہ پیدا ہو چکا تھا یا ابھی تک عالم ارواح میں تھا۔ اس وقت لبیک کہا وہ حج ضرور کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا ہو ایک حج کرتا ہے جس نے اس وقت دو مرتبہ لبیک کہا ہو وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے اور اسی طرح جس نے اس سے زیادہ جتنی مرتبہ لبیک کہا اتنے ہی حج اس کو نصیب ہوتے ہیں۔

(در منثور)

حج اور احادیث طیبہ

(ا) حضور اکا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کیلئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ (کوئی فحش بات ہو اور نہ فسق ہو اور نہ کوئی گناہ وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب میری امت کے امیر لوگ تو حج محض سیر و تفریح کے ارادہ سے کریں گے (گویا لندن و پیرس کی تفریح نہ کی تو حجاز کی تفریح کرلی) اور میری امت کا متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے حج کرے گا۔ تجارتی مال کچھ اِدھر سے لے گئے کچھ اُدھر سے لے آئے اور علماء ریاوشہرت کی وجہ سے حج کریں گے (فلاں مولانا

صاحب نے پانچ حج کیے دس حج کیے) اور غربا بھیک مانگنے کی غرض سے جائیں گے۔

(کنزالعمال)

(۳) رسول اللہ ا نے فرمایا کہ نیکی والے حج (حج مقبول) کا بدلہ جنت کے سِوا کچھ نہیں۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

(۴) رسول اللہ ا نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ یعنی جتنی کثیر مقدار کو عرفہ کے دن خلاصی ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد کسی اور دن کی نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ شانہٗ (دنیا کے) قریب ہوتے ہیں پھر فخر کے طور پر فرماتے ہیں یہ بندے کیا چاہتے ہیں۔

(مسلم، مشکوٰۃ)

(۵) ایک دوسری حدیث میں آتا ہے جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سب سے نیچے کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں بدن پر کپڑوں کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے لبیک اللّٰھُمَّ لبیک کا شور ہے دور دور سے چل کر آئے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کردیے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یااللہ

فلاں شخص گناہ کی طرف منسوب ہے اور فلاں مرد و عورت تو بس کیا کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میں نے سب کی مغفرت کر دی۔ حضورا فرماتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ کسی دن بھی لوگ جہنم کی آگ سے آزاد نہیں ہوتے۔

(مشکوٰۃ)

(٦) رسول اللہ ا نے فرمایا جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اپنے لیے دعائے مغفرت کی اس سے درخواست کرو کیونکہ وہ اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر آیا ہے۔

(رواہ احمد، کذا فی المشکوٰۃ)

ایک حدیث میں رسول اللہ ا کی یہ دعا آئی ہے کہ یا اللہ تو حاجی کی بھی مغفرت کر اور جس کی مغفرت کی حاجی دعا کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔ ایک حدیث میں آیا کہ رسول اللہ ا نے تین مرتبہ یہ دعا کی۔ اس سے اور بھی زیادہ تاکید معلوم ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حاجی کی بھی اللہ کے یہاں سے مغفرت ہے اور حاجی ۲۰ ربیع الاوّل تک جس کے لئے دعائے مغفرت کرے اس کی بھی مغفرت ہے۔

(اتحاف)

(٧) رسول اللہ ا نے فرمایا جو حج کا ارادہ کرے اسکو جلدی کرنا چاہیے۔

(ابوداؤد)

(۸) رسول اللہ ا نے فرمایا جو شخص حج کیلئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جائے گا۔

(الترغیب)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے نکلے اور انتقال کر جائے نہ اس کی عدالت میں پیشی ہے نہ حساب کتاب۔ اس سے کہہ دیا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔

(۹) رسول اللہ ا نے فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو (400) گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے، یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے میں چار سو آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔

(رواہ البزار کذافی الترغیب)

(۱۰)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرام ا نے فرمایا: جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان اور ایسی سواری میسر ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے، اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔

تین مرتبہ حج کرنے کی فضیلت

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''شفائ'' میں ایک قصہ

لکھا ہے کہ ایک جماعت سعدون خولانیؒ کے پاس آئی اور اُن سے یہ قصہ بیان کیا کہ قبیلہ کتامہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا اور اس کو آگ میں جلانا چاہا، رات بھر اس پر آگ جلاتے رہے مگر آگ نے اس پر ذرا بھی اثر نہ کیا بدن ویسا ہی سفید رہا۔ سعدونؒ نے فرمایا کہ شاید اس شہید نے تین حج کیے ہوں گے۔ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں تین حج کیے ہیں سعدونؒ نے کہا مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس شخص نے ایک حج کیا اس نے اپنا فریضہ ادا کیا اور جس نے دوسرا حج کیا اس نے اللہ کو قرض دیا اور جو تین حج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی کھال اور اس کے بال کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ (شفا)

حج کی تعریف اور اقسام

حج کی تعریف:

لغت میں کسی با عظمت شخص یا مقام کی زیارت کا ارادہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔ اور اسلامی شریعت میں حج کے زمانے میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے اور میدان عرفات میں پہنچنے کو حج کہتے ہیں۔

حج کی قسمیں:

حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اِفْرَادُ (۲) تَمَتُّعُ (۳) قِرَانُ

اِفْرَادُ: صرف حج کا احرام باندھنے کو افراد کہتے ہیں۔

تَمَتُّعُ: اس طریقہ حج کو کہتے ہیں جس میں حج کے زمانے میں احرام باندھ کر عمرہ کرلیا جائے اور اس کے بعد کچھ دنوں کے لئے احرام کھول دیا جائے۔ پھر

حج کے فرائض ادا کرنے کے لئے آٹھویں ذوالحجہ کو دوبارہ احرام باندھ لیا جائے، اس شخص کو متمتع کہا جاتا ہے۔

قِرَان: اس طریقہ احرام کو کہا جاتا ہے جس میں حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے اور پہلے عمرہ پھر حج کیا جائے ایسا کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

حج کے فرائض

حج کے تین فرائض ہیں:

(۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کے کلمات کہنا

(۲) وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے غروب آفتاب تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، چاہے کچھ دیر ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) طواف زیارت کرنا جو دسویں ذوالحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہ ہوگا پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ: جو عورتیں ان دنوں میں حیض سے ہوں اور واپسی کا سفر درپیش ہو تو ان کو چاہیے وہ اپنا سفر ملتوی کر دیں اور جب تک پاک ہو کر طواف نہ کر لیں مکہ سے واپس نہ جائیں۔

مسئلہ: اگر حکومتی پابندیوں کے باعث مجبوری ہو یا خاوند یا اہل قافلہ کی روانگی

کی تاریخ تبدیل نہ ہو سکتی ہو یعنی اگر مزید ٹھیرنا واقعی ممکن نہ ہو اور عورت حالت حیض میں جاکر طواف زیارت کرلے تو اسکا طواف زیارت ادا ہو جائے گا۔ لیکن ایک تو اسکو توبہ و استغفار کرنا ہو گا۔ دوسرے ایک سالہ اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کرنا ہو گی۔

مسئلہ : ان تینوں فرضوں میں اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوتا اور اسکی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوتی۔

مسئلہ : ان تین فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص مکان اور وقت میں ادا کرنا فرض ہے۔ مثلاً پہلے احرام باندھنا، پھر عرفات میں ٹھیرنا اور پھر طواف زیارت کرنا۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات چھ ہیں :

(۱) دسویں ذوالحجہ کی رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اگرچہ ایک گھڑی ہو اگر راستہ چلتے ہوئے بھی اس وقت میں مزدلفہ میں سے گزر جائے تو وقوف ہو جائے گا۔

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اور رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

(۳) قران اور تمتع کرنے والے کو تمتع اور قران کے شکرانے کا دم دینا۔

(۴) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا قصر ایک پورے کے بقدر بال کٹوانا۔

مردوں کے لئے منڈوانا بہتر ہے اور عورتوں کے لئے تھوڑا سا کتروانا۔

(۵) میقات کے باہر سے آنے والے کو طواف وداع کرنا۔

مسئلہ: واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج تو ہو جائے گا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اسکی جزا لازم ہو گی۔ البتہ اگر کوئی فعل کسی قوی عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا لازم نہیں ہو گی۔

حج کی سنتیں

(۱) وہ آفاقی جو حج افراد یا حج قران کرے اس کو طواف قدوم کرنا۔

(۲) طواف قدوم میں رمل کرنا جب کہ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کا بھی ارادہ ہو اگر اس میں نہ کیا ہو تو پھر طواف زیارت یا طواف وداع میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے۔

(۳) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا ساتویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اور نویں ذوالحجہ کو عرفات میں اور گیارہویں کو منیٰ میں۔

(۴)۔ نویں ذوالحجہ کی رات کو منیٰ میں رہنا۔

(۵)۔ طلوع آفتاب کے بعد نویں ذوالحجہ کو منیٰ سے عرفات کو جانا۔

(٦)۔ مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہوتے ہوئے رات کو ٹھہرنا۔

(۷)۔ عرفات میں غسل کرنا۔

(۸)۔ ایام منیٰ میں رات کو منیٰ میں رہنا۔ (آٹھویں ذوالحجہ کی ظہر سے نویں ذی

الحجہ کی فجر تک منیٰ میں رہنا، پانچ نمازیں ادا کرنا اور رات کو قیام کرنا)۔

(۹)۔ منیٰ سے واپسی میں محصب ایک جگہ ہے اسمیں ٹھہرنا اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ: سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا بُرا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک کرنے سے جزا لازم ہوتی ہے۔

میقات کا بیان

جب لوگ حج کے لئے جاتے ہیں تو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ایک مقام پر پہنچ کر تمام حج کرنے والے نہا دھو کر حج کا لباس (احرام) پہنتے ہیں اسی مقام کو میقات کہتے ہیں اگر کوئی یہاں احرام نہ باندھے تو اس کو واپس آکر پھر یہاں سے احرام باندھنا ہوگا۔ ہندوستان اور پاکستان کے باشندوں کی میقات یلم لم کی پہاڑی ہے۔ اسی طرح دوسرے ممالک کے باشندوں کے لئے الگ الگ میقات ہے۔

مسئلہ: جو شخص میقات سے باہر رہنے والا ہے اگر وہ مکہ مکرمہ یا حرم کے ارادہ سے سفر کرے تو اس کو میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ یا حرم میں حج یا عمرہ کے ارادہ سے جائے یا تجارت و سیر وغیرہ کے لئے ہر صورت میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے۔

مسئلہ: میقات سے پہلے بلکہ اپنے گھر سے بھی احرام باندھنا جائز ہے بلکہ افضل

ہے بشر طیکہ جنایات احرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص مسلمان عاقل بالغ جو میقات سے باہر کا رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے خواہ حج و عمرہ کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے، میقات پر سے بلا احرام باندھے آگے گزر جائے گا تو گنہگار ہو گا اور میقات کی طرف لوٹنا واجب ہو گا۔ اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات کے آگے ہی سے احرام باندھ لیا تو ایک دم دینا واجب ہو گااور اگر کسی بھی میقات پر واپس آکر احرام باندھا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

احرام کا بیان

احرام کا معنی ہے حرام کرنا۔ حاجی جس وقت حج کی نیت پختہ کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور مباح چیزیں حرام ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اسکو احرام کہتے ہیں اسی طرح ان دونوں چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو حاجی حالت احرام میں استعمال کرتا ہے۔

مسئلہ : احرام کی نیت کا دل سے ہونا ضروری ہے۔ زبان سے کہنا واجب نہیں، ہاں اچھا ہے۔ جس چیز کا احرام باندھنا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہیے کہ اِفراد کا احرام باندھتا ہوں یا قران کا یا تمتع کا۔ اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے کچھ نہیں کہا تو نیت ہو جائے گی۔

مسئلہ : احرام کی چادر اتنی لمبی ہو کہ داھنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائے اور تہہ بند اتنا ہو کہ ستر اچھی طرح چھپ جائے۔

مسئلہ : چادر لنگی اگر بیچ میں سے سلی ہوئی ہو تو جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ احرام کا کپڑا بالکل سلا ہوا نہ ہو۔

عورت کا احرام

مسئلہ : عورت کا احرام مرد کے احرام کی مانند ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ عورت کو سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے۔

مسئلہ : عورت کو احرام میں سر ڈھانپنے کا حکم وجوب ستر کی وجہ سے ہے، نہ کہ احرام کی وجہ سے۔

مسئلہ : عورت کو اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع ہے اس لیے کوئی چیز پیشانی کے اوپر اس طرح لگا کر کپڑا ڈال لے کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ : عورت کو احرام میں زیور، موزے اور دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے۔

احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے، ناخن کتروائے جائیں، بغل اور زیر ناف بال صاف کرلیے جائیں۔ اس لئے کہ احرام کی حالت میں بال کٹوانا، ناخن کتروانا، بغل اور زیر ناف بال صاف کروانا منع ہے۔ اس کے بعد اچھی طرح غسل کرلیں، خوشبو لگائیں، اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے فارغ ہوئی ہے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔

(۲)۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنا سلا ہوا کپڑا اتار

ڈالیں اور بغیر سلی ہوئی چادر کا تہہ باندھ لیں اور ایک چادر اس کے اوپر سے اوڑھ لیں۔ یہ دونوں چادریں سفید اور بالکل نئی ہوں تو بہت بہتر ہے۔ اگر سفید نہ ہوں یا نئی نہ ہوں صرف دُھلی ہوئی ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳)۔ احرام یہ لباس پہن کر اگر کوئی مکروہ وقت نہ ہو تو پورے حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعت نفل نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ ان دونوں رکعتوں میں قل یاایہاالکٰفرون اور قل ہو اللّٰہ پڑھنا مسنون ہے۔

حج و عمرہ کی نیت

حج کی نیت یوں کرنی چاہیے" اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسکو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرمالے"۔

اگر عمرہ کی نیت ہو تو حج کے بجائے عمرہ کا لفظ کہے۔

مسئلہ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے، البتہ اگر زبان سے اور عربی الفاظ میں نیت کے کلمات ادا کرے تو افضل ہے۔

عمرہ کا بیان

فرائض عمرہ:

(۱) میقات یا حل (حدودِ حرم سے باہر کی جگہ) سے احرام باندھنا۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

واجبات عمرہ:

(۱) صفا و مروہ کے درمیان ۷ چکروں سے سعی کرنا۔

(۲) سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا، باقی شرائط اور احرام کے احکام وہی ہیں جو حج کے ہیں۔

عمرہ کا پہلا کام طواف اور اس کا طریقہ:

عمرہ کا سب سے پہلا کام طواف ہے، طواف کے لئے وضو ضروری ہے، اس لئے مسجد حرام میں باوضو آئیں، طواف شروع کرنے سے پہلے آپ بیت اللہ کے اس کونے کے سامنے آجائیں جس میں حجرا سود لگا ہوا ہے، آپ اس کے قریب آجائیں اور وہاں آکر اس طرح کھڑے ہو کہ حجرا سود کا کونا آپ کے داہنی طرف رہے اور آپ کے چہرہ بیت اللہ کی طرف ہو۔ یہ نیت کرنے کی جگہ ہے، یہاں کھڑے ہو کر آپ نیت کریں کہ میں عمرہ کے طواف کے سات چکر اللہ کے لئے لگاتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔

نیت کرنے کے بعد اب آپ اپنا سیدھا مونڈھا کھول لیں اور احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکل کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں۔ اس کو "اضطباع" کہتے ہیں، اس طواف کے ساتوں چکروں میں یہ مونڈھا کھلا رکھنا سنت ہے، جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر چادر کو دونوں مونڈھوں پر ڈال لیں۔

عمرہ کا دوسرا کام صفا، مروہ کی سعی اور اسکا طریقہ:

سعی شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر حجرا سود کے سامنے آئیں اور

اسی طریقے سے حجراسود کے سامنے کھڑے ہوکر حجراسود کا استلام کریں جس طرح آپ پہلے کرچکے ہیں، یہ حضرا سود کانواں استلام ہوگا، طواف کے دوران آٹھ مرتبہ آپ پہلے استلام کرچکے ہیں، ''استلام'' کرنے کے بعد ''صفا'' کی طرف جاتے ہوئے یہ پڑھیں۔

اِبۡدَءُ بِمَا بَدَا اللّٰہُ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ

اگر یاد ہو تو پوری آیت پڑھیں، ''صفا'' پہاڑی پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے بیت اللہ شریف نظر ائے، بعض لوگ اوپر پیچھے دیوار تک چلے جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں، آپ کو بعض محرابوں کے درمیان سے ''بیت اللہ شریف'' نظر آئے گا، وہاں کھڑے ہوکر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر تین بار اللہ اکبر کہیں اور پھر:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

کہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا کریں، یہ قبولیت دعا خاص جگہ ہے، دعا کرنے کے بعد نیت کریں کہ میں اللہ کے لئے عمرہ کی صفا، مروہ کی سعی کرتا ہوں اور صفا سے مروہ کی طرف چلیں، درمیان میں دو (۲) ہرے رنگ کے ستون آئیں گے جن کو ''مِیلَین آخضَرین'' کہتے ہیں۔ ان پر ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں، مردان دونوں ستونوں کے درمایان جھپٹ کر چلیں، جب دوسرا استون گزر جائے تو اطمینان کے ساتھ چلیں، اور خواتین ان ستونوں کے درمیان میں بھی اطمینان سے چلیں۔ مروہ پہنچ کر آپ کا ایک چکر پورا ہوگیا۔ مروہ پر بھی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں اور دعا

کریں۔

مروہ سے بیت اللہ کی عمارت نظر نہیں آتی، لیکن اُدھر منہ کر کے دعا کریں، دعا کرنے کے بعد پھر صفاؔ کی طرف آئیں، یہ آپ کا دوسرا چکّر ہوگیا۔ پھر صفا پر دعا کرنے کے بعد مروہ کی طرف چلیں، یہ تیسرا چکر ہوگیا۔ مروہ پہنچ کر پھر دعا کریں اور صفا کی طرف چلیں یہ چوتھا چکر ہوگیا، اس طرح سات چکر لگائیں، ساتواں چکّر مروہ پر پورا ہوگا۔ ہر چکّر مروہ پر پورا ہوگا۔ ہر چکّر میں صفا پر بھی دعا کریں اور مروہ پر بھی اور ہرے ستونوں کے درمیان مرد تیز چلیں۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ صفا سے مروہ، اور مروہ سے دوبارہ صفا آنے پر ایک چکّر پورا ہوگا، یہ بات غلط ہے۔

صفا، اور مروہ کے درمیان سعی کے سات چکّر پورے ہوجانے کے بعد شکرانہ کی دو رکعت پڑھ لیں۔ یہ دو رکعت سنت یا مستحب ہیں۔ مسجد حرام میں جہاں چاہیں ادا کرلیں، ان کے لئے مقامِ ابراہیم پر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ عمرہ کا دوسرا کام ہوگیا۔

طواف اور سعی کی دعائیں:

بعض حضرات پریشان ہوتے ہیں کہ ہمیں طواف اور سعی کی دعائیں یاد نہیں، اس لئے بہت سے لوگ طواف اور سعی کے دوران کتاب میں دیکھ دیکھ کر دعائیں پڑھتے ہیں، آپ حضرات ایسا نہ کریں، کیونکہ وہاں پر دعائیں مانگی جاتی

ہیں، پڑھی نہیں جاتیں، دعا مانگنا اور چیز ہے اور دعا کا پڑھنا اور چیز ہے، طواف کے دوران کتاب میں دیکھ کر دعائیں پڑھتے ہوئے چلنے سے الجھن بھی ہو گی اور دوسروں سے ٹکراؤ بھی ہو گا۔ فقہائؒ نے لکھا ہے کہ قرآن و حدیث کی جو دعائیں آپ کو پکی اور صحیح صحیح یاد ہوں، ان کو پڑھتے رہیں، انشاء اللہ وہ دعائیں آپ کی تمام دعاؤں کے قائم مقام ہو جائیں گی، دو چار دعائیں ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہیں، یاد نہ ہوں تو یاد کرلیں اور طواف اور سعی کے دوران انہیں کو پڑھتے رہیں، اس فکر میں مت پڑیئے کہ پہلے چکر کی دعا یہ ہے اور دوسرے چکر کی دعا یہ ہے، کیونکہ احادیث میں اس طرح ہر چکّر کی علیحدہ دعا ثابت نہیں۔

البتہ "رکن یمانی" اور "حجر اسود" کے درمیان:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پڑھتے رہیں۔ اسی طرح صفا اور مروہ کے درماین کی ایک مختصر سی جامعہ دعا رسول اللہ ا سے ثابت ہے، آپ اس کو یاد کرلیں اور اس کو پڑھیں۔ وہ دعا یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

باقی اس کے علاوہ بھی جو دعائیں آپ کو یاد ہوں، ان کو پڑھئے۔

عمرہ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا:

صفا، مروہ کی سعی کے بعد عمرہ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے، رسول اللہ انے سر کے بال منڈوانے والوں کو کئی بار دعا دی

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ

اے اللہ ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! بال کتروانے والوں کو بھی دعا دید یجئے، آپ نے پھر وہی دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ

اے اللہ ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔

صحابہ کرام نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا فرمادیں آپ نے اب کی مرتبہ یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ

اے اللہ ! سر منڈوانے والوں پر بھی رحم فرما، اور کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔

رسول اللہ کے بال منڈوانے والوں کو کئی بار دعائیں دینے سے سر منڈوانے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، اگرچہ بالوں کا کتروانا بھی مردوں کے لئے جائز ہے۔

کتنے بالوں سے قصر کرانا (کتروانا) ضروری ہے؟

بال کتروانے میں لوگ بہت غلطی کرتے ہیں، اس لئے اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حنفی مسلک میں کم از کم سر کے چوتھائی

حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے، اور پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کتروانا افضل ہے۔ لیکن وہاں لوگ دوسرے مسلک کے لوگوں کو دیکھ کر ذرا ذرا سے بال ایک طرف سے کتروالیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا واجب ادا ہوگیا، حالانکہ اس طرح کٹوانے سے نہ تو چوتھائی سر کے بالوں میں سے بال کٹتے ہیں اور نہ ہی ایک پورے کے برابر کٹتے ہیں، یاد رکھئے! اس طرح بال کٹوانے سے واجب ادا نہیں ہوتا اور ایسے لوگوں پر دم واجب ہوتا ہے، اس میں احتیاط کیجئے، آپ سنت کے مطابق یا تو پورے سر کے بال منڈوالیں، یا اگر بال لمبے ہیں یا پٹھے ہیں اور اس میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جاسکتے ہیں تو پھر پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے، یا کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوائیں، ورنہ واجب ادا نہیں ہوگا، اور دم لازم آئے گا۔

خواتین بھی بال کتروانے میں غلطی کرتی ہیں:

خواتین کے لئے بھی کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوانا واجب ہے۔ لیکن وہ بھی اس میں غلطی کرتی ہیں اور وہ بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر اس میں سے ذرا سے بال کاٹ لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہمارا واجب ادا ہوگیا۔ یاد رکھئے! ایک لَٹ میں سے بال کاٹنے صورت میں چوتھائی سر کے بالوں میں سے نہیں کٹتے، اس لئے خواتین کے لئے بال کٹوانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ بال کھول کر لٹکالیں، اور تمام بالوں میں ایک ایک

پورے کے برابر بال کٹوائیں، تاکہ سنت کے مطابق قصر ہو جائے اور اپنے محرم سے کٹوائیں یا خود کاٹ سکتی ہوں تو خود کاٹ لیں، کسی نا محرم سے نہ کٹوائیں، اور اگر خواتین چوٹی پکڑ کر اپنے بال خود کاٹیں تو اس میں اس کا خیال رکھیں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال چٹیا کے اندر آجائیں، اور بہتر ہے ایک پورے سے ذرا بڑھا کر بال کاٹیں تاکہ چھوٹے بالوں میں سے بھی کٹ جائیں اور لمبے بالوں میں سے بھی کٹ جائیں۔

یہ عمرہ کا تیسرا کام ہو گیا۔ اور آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، احرام کی جو پابندیاں آپ پر لگی تھیں، وہ بال کٹوانے کے بعد سب ختم ہو گئیں۔ اب آپ غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، اور خوشبو وغیرہ لگالیں۔

ناخن کاٹنا۔ مونچھیں تراشنا:

بعض حضرت جب بال کٹوانے کے لئے حجّام کی دکان پر جاتے ہیں تو بال کٹوانے سے پہلے اپنے ناخن تراشنا شروع کر دیتے ہیں یا اپنی مونچھیں کترنے لگتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر کسی شخص نے سر کے بال کٹوانے سے پہلے ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کی پانچوں انگلیوں کے ناخن کاٹ لئے تو اس پر ایک دم واجب ہو گا، اس لئے ناخن سر کے بال کٹوانے کے بعد کاٹیں۔ اسی طرح سر کے بال کٹوانے سے پہلے اگر کسی نے مونچھیں کتر لیں تو اس پر صدقہ واجب ہو گا، اس لئے مونچھیں بھی سر کے بال کٹوانے کے بعد کتریں۔

اب آپ مکہ مکرمہ میں آٹھ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں گے، اس عرصہ میں نفلی طواف کریں، اس کے لئے احرام نہیں ہو گا، نفلی طواف میں نہ

رمل ہوگا اور نہ اس کے بعد صفا، مروہ کی سعی ہوگی، بس حجر اسود کا استقبال اور استلام کرنے کے بعد سات چکر لگائیں، ہر چکر میں استلام کریں، ساتواں چکر پورا ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کریں۔ پھر وہی تین ضمنی کام کریں، یعنی ملتزم پر دعا، مقام ابراہیم پر طواف کا دوگانہ اور زم زم پی کر دعا کرنا۔ نفلی طواف ہر نماز کے بعد کر سکتے ہیں، لیکن طواف کا دو گانہ مکر وہ وقت میں نہ پڑھیں، مکروہ وقت نکلنے کے بعد پڑھیں۔

تلبیہ کے مسائل

نیت کے بعد اسی وقت سے بلند آواز سے تلبیہ کہنا شروع کر دے۔

مسئلہ : تلبیہ یعنی لبیک کا زبان سے کہنا شرط ہے۔ اگر دل سے کہہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔ گونگے کو زبان ہلانی چاہیے گو الفاظ نہ کہہ سکے۔

مسئلہ : تلبیہ ہر موقع پر کہے، بلندی پر چڑھتے ہوئے، اترتے ہوئے، سواری پر سوار ہوتے ہوئے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھے، وقت ملاقات، کے وقت رخصت، کے وقت تلبیہ کہیں۔

مسئلہ : فرض اور نفل کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیئے اور ایام تشریق ہیں پہلے تکبیر کہنی چاہیئے اسکے بعد تلبیہ، اگر پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی مگر تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے۔

مسئلہ : عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے۔ صرف اس قدر آواز سے پڑھے

کہ خود سن لے۔

مسئلہ: خاص تلبیہ کے الفاظ کہنا سنت ہے شرط نہیں، اگر کوئی اور دوسرا ذکر احرام کے وقت کرے گا تو احرام صحیح ہو جائے گا لیکن تلبیہ چھوڑنا مکروہ تنزیہی ہے۔

تلبیہ کے الفاظ:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَاشَرِيْكَ لَكَ

احرام میں ممنوع کام

(۱) جماع (ہم بستری) کا ذکر عورتوں کے ساتھ کرنا یا جماع کے اسباب جیسے بوسہ لینا اور شہوت سے چھونا۔

(۲) ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۳) خشکی کے جانور کا شکار کرنا یا کسی شکاری کی جانور کی طرف رہنمائی کرنا اور اشارہ کرنا۔

(۴) شکاری کی مدد کرنا مثلاً بندوق، تیر، چھری، چاقو وغیرہ پکڑنا۔

(۵) اپنے بدن یا اپنے کپڑے پر جوں مارنا یا اپنے کپڑے کو جوں مارنے کے لئے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کا کاٹنا یا کٹوانا۔

(۷) سر یا منہ کو ڈھانکنا خواہ پورا ہو یا تھوڑا۔

(۸) سلے ہوئے کپڑے پہننا جیسے کرتہ، شلوار، دستانے، اور موزے وغیرہ۔

(۹) ایسا جوتا پہننا جس میں پیر کی پشت پر اٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔

احرام میں مکروہ کام

(۱) بدن سے میل دور کرنا، سر یا داڑھی اور بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔

(۲) سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا۔

(۳) سر یا داڑھی کو اس طرح کھجلانا کہ بال یا جوں گرنے کا خوف ہو۔ ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

(۴) ڈاڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے۔ اگر کرے تو اس طرح کہ بال نہ گریں۔

(۵) تہبند کے دونوں پلوں کو آگے سے لینا۔ اگر کسی نے ستر عورت کی وجہ سے سی لیا تو دم واجب نہ ہو گا۔

(٦) چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا، ناک اور تھوڑی کو کپڑے سے چھپانا البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔ خوشبو سونگھنا خوشبو والے کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا اگر بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

وہ کام جن کو احرام کی حالت میں کرنا جائز ہے

(۱) ضرورت کے لیے یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور غبار دور کرنے کے لئے

خالص پانی سے (ٹھنڈا ہو یا گرم) غسل کرنا جائز ہے۔ لیکن میل دور نہ کرے۔

(۲) انگوٹھی پہننا

(۳) لنگی کے اوپر یا نیچے پٹی باندھنا۔

(۴) کسی سایہ دار چیز کے نیچے بیٹھنا۔

(۵) بغیر خوشبو کے سرمہ لگانا، دانت اکھاڑنا، چھالہ پھاڑنا۔

(٦) سر اور منہ کے علاوہ سب بدن کو ڈھانپنا، کان، گردن اور پیروں کو چادر رومال وغیرہ سے ڈھانپنا۔

(۷) دیگ، چارپائی وغیرہ کو سر پر اٹھانا۔

(۸) موذی جانور کو مارنا جیسے سانپ بچھو، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھیڑ، کھٹمل، مکھی، چیل، مردار خور کوا وغیرہ۔

(۹) الائچی لونگ اور خوشبو کے بغیر پان کھانا۔

(۱۰) ایسا کھانا کھانا جس کو خوشبو ڈال کر پکایا گیا ہو۔

(۱۱) اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا جائز ہے، لیکن صحبت جائز نہیں۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور ذرّہ ذرّہ دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس : مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب
02132575228+02132575229
موبائل: 0322-2394550

اشتہارات، ریڈیو، کلر پینا فلیکس، پمفلٹ، کمپوزنگ، کتب، رسائل کے ڈیزائننگ، بینرز، اسٹیکرز، نعت اور اعلیٰ پرنٹنگ کے لیے رابطہ کریں: ملک صادق شہزاد 0300-3970930